زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

We Provide The Standard

5

خصال

شیخ الصدوق رح

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۴
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

AL-KISA®
PUBLISHERS
We Provide The Standard
R-150 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

﴿۳﴾ **ایام تشریق (۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ) میں منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد تکبیر کہنا:** محمد ابن حسن ابن احمد ابن ولیدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن حسن صفار نے عباس ابن معروف کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے علی ابن مہزیار سے، اس نے حماد ابن عیسیٰ سے، اس نے حریز ابن عبداللہ سے، اس نے زرارہ ابن اعین سے نقل کیا کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیر کہنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد تکبیر کہنی چاہئے جبکہ باقی شہروں میں دس نمازوں کے بعد پہلی تکبیر قربانی کے دن (۱۰ ذی الحجہ کو) ظہر کی نماز کے بعد ادا کرو اور کہو: **الله اكبر، الله اكبر، لا إله إلّا الله والله اكبر، الله اكبر، ولله الحمد، الله اكبر على ما هدنا، والله اكبر على ما رزقنا من بهيمة الأنعام۔** البتہ دیگر تمام شہروں میں دس نمازوں کے بعد تکبیر کہنی چاہئے اس لئے کہ جب لوگ منیٰ سے پہلی بار کوچ کریں (۱۲ ذی الحجہ کو) تو دوسرے شہروں میں موجود افراد کو تکبیر کہنے سے رُک جانا چاہئے جبکہ منیٰ میں موجود افراد کو اس وقت تک تکبیر کہنی چاہئے کہ جب تک وہ منیٰ میں ہیں یہاں تک کہ آخری کوچ واقع ہو۔

میرے والد **رضی اللہ عنہ** نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن یحییٰ عطار نے حسین ابن حسین ابن اسحٰق تاجر کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے علی ابن مہزیار سے، اس نے حماد ابن عیسیٰ اور فضالہ سے، اس نے معاویہ ابن عمار سے نقل کیا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے ایام تشریق میں تکبیر کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: قربانی کے دن نماز ظہر سے اگلی دس نمازوں تک جبکہ منیٰ میں موجود افراد کو چاہئے کہ اگر وہ ظہر اور عصر تک قیام کریں تو تکبیر کہیں۔

﴿۴﴾ **رجب کے پندرہ دن روزہ رکھنے والے کا ثواب:** محمد ابن حسن ابن احمد ولیدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن حسن صفار نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: احمد ابن محمد ابن عیسیٰ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: احمد ابن محمد ابن نصر بزنطی نے ابان ابن عثمان کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے کثیر النواء سے نقل کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: حضرت نوحؑ رجب کی پہلی تاریخ کو کشتی میں سوار ہوئے تو آپؑ نے اپنے ہمراہ سوار ہونے والوں کو اپنے ساتھ اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: جو شخص اس دن روزہ رکھے تو جہنم کی آگ اس سے دس سال کے فاصلہ پر رہے گی؛ جو شخص سات دن روزہ رکھے تو اُس پر جہنم کے سات دروازے بند کردیئے جائیں گے؛ جو شخص آٹھ دن روزہ رکھے تو اُس پر جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جو شخص پندرہ دن روزہ رکھے تو اسے اس کی مانگی ہوئی چیز عطا ہوگی۔ نیز جو شخص زیادہ روزے رکھے تو اللہ عزوجل (اس کے اجر میں) اضافہ فرمائے گا۔

محمد ابن حسن نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: حسن ابن حسین ابن عبدالعزیز مہتدی نے امام موسیٰ کاظمؑ کے غلام سیف ابن مبارک ابن یزید کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے اپنے والد مبارک سے نقل کیا کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: حضرت نوحؑ رجب کی پہلی تاریخ کو کشتی میں سوار ہوئے تھے --اور پھر بعینہٖ روایت بیان کی-- نیز میں نے کتاب فضائلِ رجب میں اسی روایت کو بیان کیا ہے۔

﴿۵﴾ **ہر پندرہ دنوں میں نورہ لگانا سُنت ہے:** میرے والدؒ اور محمد ابن حسن ابن احمد ابن ولیدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، دونوں نے کہا: سعد ابن عبداللہ نے احمد ابن عیسیٰ کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے محمد ابن ابی عُمیر سے، اس نے ہمارے کسی ساتھی سے نقل کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ پندرہ دن میں نورہ لگایا جائے لہٰذا اگر کوئی اکیس دنوں تک نورہ نہ لگائے تو اسے چاہئے کہ اللہ عزوجل کے نام پر قرض لے اور نورہ لگائے جبکہ اگر کوئی شخص چالیس دن تک نورہ نہ لگائے تو وہ مومن ہے اور نہ ہی مسلم اور نہ اس کا کوئی اکرام (رہ جاتا ہے)۔